بعونہ تعالیٰ

نسب محاسنِ عثمانی

بتشکریۂ ولادت مسعود نواب میر برکت علیخاں مکرم جاہ بہادر مجیدی
فرزند ولی عہد بہادر دام اقبالہما و مد عمرہما

بہ نگارش مورخ و منشی محمد فصیح اللہ صدیقی منتظم محکمۂ نظامت جمعیت

صرف خاص مبارک

مطبوعہ شمس الاسلام پریس

۷۸۶

چونکہ اب بفضلہ تعالیٰ ہمارے ذی جاہ سلطان العلوم حضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر
دام اقبالہ کے ولی عہد اعظم جاہ بہادر کی خانہ آبادی اور اس سال ولادت
مسعود نومولود نواب میر برکت علیخان مکرم جاہ بہادر مجیدی کا بتاریخ ۱۵
جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ ہجری مطابق ۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء م یکم آذر ۱۳۴۳ف
روز جمعہ ہوئی ہے۔ ان کے اظہار مسرت میں اس کتاب کی تدوین
کیا ہوں خدائے تعالیٰ بہ برکت ذکر نبوی نومولود کو عہد عافیت میں
ہمیشہ مامون رکھے اور عمر نوح عطا فرمائے۔

آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

دفعہ (۱) تعریف تین کے لئے زیبا ہے :-

(۱) پروردگار عالم کے لئے - اس کو حمد کہتے ہیں -

(۲) اس کے رسول اکرم کے لئے - اس کو نعت و سیرت کہتے ہیں -

(۳) بادشاہ وقت اس کو تعریف کہتے ہیں -

حمد

دفعہ (۲) پہلے ہم اپنے پروردگار عالم کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ بہترین مخلوق پیدا کر کے وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ کا خطاب عطا فرمایا -

دفعہ (۳) اس کی قدرت بہت حاوی ہے جب رحم مادر میں نطفہ قرار پاتا ہے تو پستان مادر میں دودھ پہنچا دیتا ہے تا مولود کے لئے اذوقہ حیات موجود رہے

دفعہ (۴) دو سمندر کھارے میٹھے مل کر بہتے ہیں مجال نہیں کہ دونو پانی ملجائیں

مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ بَیْنَھُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ۚ

دفعہ (۵) ہم جو لباس پہنتے ہیں اس کے مصنوعات کا ایک کرشمہ ہے -

ہم تو کیا نباتات تک اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں جب تخم سے پتے باہر آتے ہیں تو گویا دونو ہاتھ باندھ کر خالق حقیقی کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ تیرے سبب دنیا میں ہمارا وجود ہوا آیندہ ہم پھولے اور پھلیں گے -

ہر گیاہے کہ از زمین روید   وحدہٗ لاشریک لہ گوید

ہم کھانا کھاتے ہیں پانی پیتے ہیں تو چاول روٹی یا سالن سب اسی کا کرشمہ ہے حیات و ممات سب اس کی قدرت کا ظہور ہے ورنہ تجربہ برتنے کے لئے کافی نہ ہوتا خدا نے ہم کو عقل دی اور وہ باتیں سکھائی جو ہم نہیں جانتے تھے۔ وَعَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ۔

مدح احمدؐ

دفعہ (۶) اسی طرح حضرت سرور کائنات کو جو بھیجا وہ ہمارے نفوس سے ہیں اگر کوئی فرشتہ یا دوسری مخلوق ہمارے رہبری کے لئے آتی تو ہم کو اس سے اتنی نسبت نہ ہوتی لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ۔

دفعہ (۷) حضرت نہایت خلیق مجسم تھے جن کے نسبت متاع الدنیا کو قلیل فرمائے۔ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کا ارشاد ہوا۔

دفعہ (۸) حضرت کا بہت ادب کرنے کا حکم ہے لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ۔

دفعہ (۹) حضرت شرف الدین بُصیری نے جو قصیدہ بردہ آپ کے شان میں لکھا ہے وہ عربی زبان کا ایک مرصع کلام ہے۔

دفعہ (۱۰) آپ نے کھجور کے جھاڑوں کو جو بلایا تھا ساڑھے تیرہ سو برس ہوتے ہیں اب تک اُن کی اولاد سرنگوں پیدا ہو رہی ہے جو شہادت مادی اور زندہ معجزہ ہے۔

جَاءَتْ لِدَعْوَتِہِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَۃً تَمْشِیْ اِلَیْہِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ۔

نام و پیدائش و خاندان

دفعہ (۱۱) نام محمدؐ کنیت ابو القاسم خاندان قریش بنی ہاشم سے ہیں۔ اور بروی کتاب فرمان روایان اسلام تاریخ ولادت ۹ ربیع الاول روز دوشنبہ ۱ عام الفیل ۵۷۱ء مطابق ۲۰ اپریل ۵۲ سال قبل ہجرت ہے اور مشہور ہے کہ

نام ابوین

دفعہ (۱۲) عبد اللہ بن عبد المطلب عمر والد ۲۴ سال کی تھی کہ حضرت آمنہ بنت وہب جو کہ قریش کے مہذب قبیلہ سے تھیں آپ نے شادی کی جب عبد اللہ نے بغرض تجارت مدینہ منورہ کے طرف سفر کیا تو قبل ولادت اکرم انہوں نے وفات پائی۔ بنی نجار کے دار نبیعہ میں مدفون ہوئے۔

نام محمد و احمد

دفعہ (۱۳) جب آنحضرت پیدا ہوئے تو دادا عبد المطلب نے محمدؐ نام رکھا لیکن آمنہ نے بلحاظ رویت خواب احمد رکھا۔

شجرۂ خاندانی

دفعہ (۱۴) آنحضرت کا خاندانی شجرہ یہ ہے۔ محمد[۱] رسول اللہ بن عبد اللہ[۲]۔ بن عبد المطلب[۳]۔ بن ہاشم[۴]۔ بن عبد مناف[۵]۔ بن قصی[۶]۔ بن کلاب[۷]۔ بن مرہ[۸]۔ بن کعب[۹]۔ بن لوی[۱۰]۔ بن غالب[۱۱]۔ بن فہر[۱۲]۔ بن مالک[۱۳]۔ بن نضر[۱۴]۔ بن کنانہ[۱۵] بن خزیمہ[۱۶]۔ بن مدرکہ[۱۷]۔ بن الیاس[۱۸]۔ بن مضر[۱۹]۔ بن نزار[۲۰]۔ بن معد[۲۱]۔ بن عدنان[۲۲]۔

چونکہ مناف کو دو جوڑواں لڑکے ہوئے تھے تلوار سے کاٹ کر جدا جدا کئے گئے جن کا شجرہ حسب ذیل ہے۔

عبد مناف

عبد مناف

ہاشم متولی کعبہ — اُمیہ

عبد المطلب — حرب

عبد اللہ — ابو طالب — ابی سفیان

حضرت محمد صلعم — حضرت علی رض — معاویہ

یزید علیہ ما علیہ
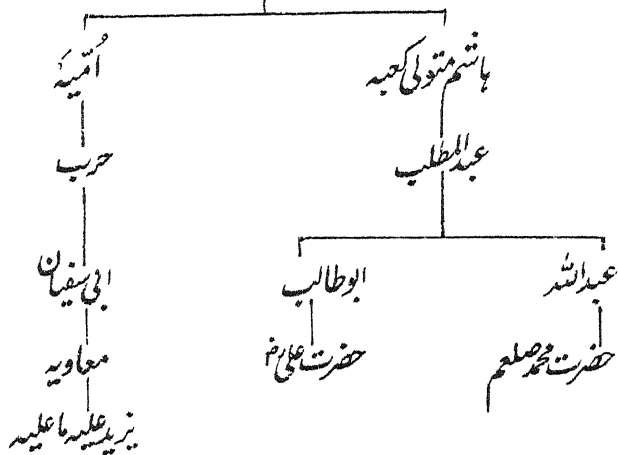
چونکہ ہاشم کے خاندان میں متولیت کعبہ کی رہی اور حاجیوں کی خدمت کرتے تھے اس لئے اُن کے بھائی اُمیہ کو اس خاندان سے ہمیشہ مخالفت رہی اور حضرت اور خاندان نبوی کو ہمیشہ تکالیف پہنچاتے رہے۔

حالت رضاعت دفعہ (۱۵) پہلے ابولہب کی لونڈی ثوبیہ چند روز آپ کو دودھ پلایا۔ پھر حسب دستور عرب حلیمہ سعدیہ کے سپرد کئے گئے۔

چار برس تک کے واقعات دفعہ (۱۶) دو برس کے بعد آپ کی دودھ چھڑائی ہو گئی۔ حلیمہ سعدیہ نے حضرتہ آمنہ کے پاس لائی مگر حضرتہ آمنہ نے بخیال عدم موافقت آب وہوا پھر اُن ہی کے تفویض کر دیا۔ ہر (۶) ماہ کو ماں سے ملانے لاتی تھیں۔

جب عمر شریف (۴) سال کی ہوئی تو حضرتہ آمنہ نے اپنے پاس رکھ لیا۔ جب (۶) سال کی عمر ہوئی تو حضرتہ آمنہ نے عزیزوں سے ملانے کی غرض سے مدینہ لے گئیں۔ کچھ عرصہ قیام کیا وقت واپسی بمقام ابوا وفات پائی۔ مکہ پہنچنے پر آپ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کی پرورش کی۔

شام کا سفر بحیرہ کی ملاقات

دفعہ (۱۷) جب آپ کی عمر دو سال کی ہوئی تو ہمراہ ابوطالب بغرض تجارت شام کے طرف گئے۔ بصرہ میں بحیرہ نام ایک راہب نے آنحضرت کے چہرہ اور آثار عظمت دیکھ کر ابوطالب کو یہ ہدایت کی کہ آپ کو خوف و خطر سے دشمنوں سے بچاؤ۔

پچیس سال کی عمر میں مال لیکر بغرض تجارت پھر شام کے طرف جانا

دفعہ (۱۸) جب آپ کی عمر (۲۵) سال کی ہوئی تو آپ خاندان قریش سے ایک بیوہ عورت خدیجہ کا مال لیکر شام کے طرف روانہ ہوئے آپ نے دیانت اور عمدگی سے اس کام کو انجام دیا کہ حضرت خدیجہ کے دل میں آپ کی محبت و عظمت ہو گئی۔ انہوں نے آپ سے نکاح کی خواہش کی۔

حضرتہ خدیجہ سے نکاح

دفعہ (۱۹) حضرتہ خدیجہ کے باپ لڑائی میں مقتول ہو چکے تھے اس لئے خدیجہ کے چچا عمر بن اسد نکاح کے ولی ٹھہرے۔ خدیجہ قوم قریش میں بہت مالدار تھیں۔ اس نکاح کے باعث آپ کی وقعت ہم وطنوں میں بڑھ گئی۔ خدیجہ سے آپ کو بہت محبت تھی۔ اگرچہ عموماً عرب میں متعدد ازواج کی رسم جاری تھی

مگر آپ نے حضرت خدیجہ کی زندگی تک دوسرا نکاح نہیں کیا۔

ازواج مطہرات دفعہ (۲۰) یوں تو آپ کو یکے بعد دیگرے گیارہ بیبیاں تھیں حسب تفصیل ذیل :۔

۱۔ خدیجہ

۲۔ سودا بنت زمعہ۔

۳۔ عایشہ بنت ابی بکرؓ

۴۔ حفصہ بنت عمرؓ

۵۔ زینب بنت خزیمہ

۶۔ زینب بنت جحش

۷۔ ام سلمہ

۸۔ جویریہ بنت الحارث

۹۔ صفیہ۔

۱۰۔ ام حبیبہ بنت ابی سفیان

۱۱۔ میمونہ بنت الحارث

علاوہ ان کے دو لونڈیاں تھیں :۔

۱۔ ماریہ قبطی

۲۔ ریحانہ بنت یز

ذکراولاد **دفعہ (۲۱)** آنحضرت کو (۳) صاحبزادے تھے حسب تفصیل ذیل -

۱ - قاسم لقب طیب از بطن حضرتہ خدیجۃ الکبریٰ -

۲ - عبداللہ لقب طاہر - " "

۳ - ابراہیم از بطن ماریہ قبطی ام ولا -

ان تینوں حضرات نے صغیر سنی میں وفات پائے اور صاحبزادیاں حسب ذیل تھیں جوان ہوئیں اور بیاہی بھی گئیں :-

۱ - حضرتہ رقیہ زوجہ حضرت عثمان غنی رضؓ

۲ - حضرتہ زینب زوجۂ ابوالعاص

۳ - حضرتہ ام کلثوم زوجۂ حضرت عثمان غنی رضؓ

۴ - حضرتہ فاطمہ از بطن خدیجہ زوجہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ -

سیادت کا آغاز **دفعہ (۲۲)** صاحبزادی آخر الذکر سے دو صاحبزادے ہوئے

۱ - حضرت امام حسن }
۲ - حضرت امام حسین } علیہما السلام

سلسلہ نبوی ان ہی سے جاری ہوا - ان کے اولاد کو سید لکھتے ہیں عرب کے محاورہ میں سید کے معنے سردار اور مالک کے ہیں -

آغاز وحی **دفعہ (۲۳)** جب آپ کی عمر شریف (۴۰) سال کی ہوئی یہ پہلا موقع نزول وحی کا تھا - آپ پر اس کا خوف طاری ہوا حضرتہ خدیجہ رضؓ کے پاس

تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اوڑھا دو جب خوف دور ہوا تو آپ نے کل قصہ حضرت خدیجہ رضؓ سے کہا۔ ورقہ ابن نوفل حضرت خدیجہ رضؓ کے چچیرے بھائی مکہ میں بہت بڑے کاہن تھے حضرت خدیجہ رضؓ نے آنحضرت صلعم کو ان کے پاس لے گئیں اور ماجرا بیان کیا۔ ورقہ نے کہا وہ فرشتہ جبرئیل تھا جو اس کے قبل اور نبیوں پر وحی لایا کرتا تھا۔ اور آپ نبی آخرالزماں ہیں۔ یہ بھی کہا کہ قوم آپ کو بہت تکلیف دے گی اور ملک سے خارج کریگی۔ اگر میں اس وقت تک رہا تو آپ کی امداد کروں گا۔

نبوت کی ابتدا اور آیتوں کا نزول

دفعہ (۲۴) آپ کی عمر کا چالیسواں سال پورا ہو چکا تھا کہ عالم قدس میں آپ کے قلب منور کو اس امر کا احساس ہوا کہ وحی روحانی جو پہلے غار حرا میں دکھائی دی تھی آپ کو پیغمبر خدا اور اپنے تئیں خدا کا فرشتہ بتا کر خدا کی ذات صفات کے متعلق تعلیم دی گئی تھی اب یہ مقدس پیام دیتی ہے:۔ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ وَلَا تَمْنُن تَسْتَكْثِرُ ۝ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝ فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۝

آنحضرت کا اپنے اہل بیت کو دعوت اسلام دینا

دفعہ (۲۵) ان آیات شریفہ کے اترتے ہی آپ نے آن الٰہی کی تعمیل میں کھڑے ہوئے سب سے پہلے اس امر عظیم کا اظہار اپنے اہل بیت سے فرمایا آپ کے خلیلہ خدیجہ رضؓ نے جو نہایت عاقلہ بی بی تھیں پندرہ برس کے رات دن تجربہ سے آپ کے صفات دیانت و امانت راست بازی سے خوب واقف تھیں بلا تامل آپ کی نبوت کی تصدیق کی۔ پھر حضرت علی رضؓ۔ ابوبکر رضؓ اور آپ کے آزاد کردہ غلام زید ابن حارث و عثمان ابن عفان و عبدالرحمٰن ابن عوف و سعد بن

ابی وقاص و زبیر ابن عوام و طلحہ بن عبداللہ و جعفر ابن ابی طالب و ابوذر و عمار بن یاسر و
و ابو عبیداللہ بن جراح و سعید بن زید و بلال رضؓ اور دوسرے عورتیں یکے بعد دیگرے نور
اسلام سے شرف اور عبودیت الٰہی کے معترف ہوئے۔

تبلیغ اسلام اور قریش غضبناک ہونا۔

دفعہ (۲۶) کچھ عرصہ تک آپ نے توحید کے وعظ پر قناعت فرمائی جب دیکھا کہ لوگ پتھر اور لکڑی کی
برابر پرستش کر رہے ہیں راستہ پر نہیں آتے تو آپ نے بتوں کی مذمت کرنی شروع کی
جھٹلائے قریش بہت غضبناک اور مشتعل ہوئے ذریعہ ابوطالب ترک وعظ کے لئے
تحریک کی مگر آپ حقانیت کے اظہار میں ثابت قدم رہے۔ بالآخر ابوطالب سے
آنحضرت کو لینے کی استدعا کی مگر آپ راضی نہیں ہوئے۔

قریش کی ایذا رسانی

دفعہ (۲۷) قریش کی آتش غضب بھڑک اٹھی ابوطالب
اعیان بنی ہاشم تھے ان سے بدلہ لینے کی جراءت نہ کرسکے اقسام کی تکلیف صحابہ کو پہنچانے
کی کوشش کی جتنے کہ مسجد میں نماز پڑھنے سے روکنے لگے مسلمانوں کے آزار کے وہ ہر طرح
درپے رہتے عمار اور ان کے باپ یاسر اور ان کی ماں سمیّہ کو ابوجہل نے اس قدر
اذیتیں دیں جس سے یاسر و سمیّہ نے امت محمدی کے شہداء میں تقدم کا تمغہ حاصل کیا

چند مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت

دفعہ (۲۸) جب مسلمانوں کو ہر طرف سے اذیتیں پہنچنے لگیں تو ان کو آپ نے ہجرت کی اجازت دی۔ مکہ معظمہ کے گھر ویران
ہوگئے۔ اس کے بعد کفار قریش اور بھی آپ کے درپے ایذا رسانی ہوئے۔ اور

گرفتار کرنے کی سازش کرنے لگے۔

خود آنحضرت و ابوبکر کی ہجرت

دفعہ (۲۹) مفسدین بارادہ قتل آپ کے بیت اشرف کے گرد جمع ہو گئے تھے۔ الہام سے آپ واقف ہو گئے حضرت علی کو اپنے گھر چھوڑ کر حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے مکان پر تشریف لے گئے ان کو ہمراہ لیکر ہجرت فرمائے چند روز تک مکہ معظمہ کے جنوبی حصہ میں جبل ثور نامی ایک پہاڑ کے غار میں دونو حضرات پوشیدہ رہے اور حضرت عایشہ رضہ کھانا اور خبریں پہنچایا کرتی تھیں جب کفار کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت صحیح سلامتی سے یہاں سے بچ کر نکل گئے تو انہوں نے چاروں طرف سوار تلاش کے لئے بھیجے انعام تین سو ناقے مقرر ہوی تھی جب یہ سوار غار پر پہنچے تو پتہ نہ پائے ناچار واپس ہوئے۔ پھر آپ غار سے نکل کر بسواری غیر معمولی راہی مدینہ منورہ ہوئے۔ راہ میں سراقہ ابن مالک سے ملاقات ہوئی جو بہ حسلہ انعام آپ کی تلاش میں تھا قبل اس کے کہ وہ حضرت کی خدمت میں پہنچے اس کا گھوڑا دوبار ٹھوکر کھایا اور منھ کے بل گرا۔ وہ پھر توبہ کر کے خواہان معافی ہوا اور دوسرے لوگوں کو پھیر لے گیا۔

آپ کا مدینہ پہنچنا اور ابوایوبؓ کے یہاں ٹہیرنا آغاز سنہ ہجری

دفعہ (۳۰) ۱۶ ربیع الاول روز جمعہ صبح کے وقت آنحضرتؐ مدینہ داخل ہوئے۔ ہر شخص متمنی تھا کہ اپنے یہاں اُترے آپ نے ناقہ کی مہار چھوڑ دی اور فرمایا کہ جہاں خدا کو منظور ہوگا یہ ناقہ خود بیٹھ جائے گا۔ یہ ناقہ اس مقام پر بیٹھ گیا

اب جہاں مسجد نبوی ہے ۔ آپ اتر کر خالد بن زید عرف ابوایوب کے پاس استقامت فرمائی ۔ چند روز بعد مسجد اور بیت اشرف کی تعمیر میں مشغول ہوئے اسی زمانہ سے سنہ ہجری کا شمار کیا جاتا ہے جس کا رواج آج تک اسلامی دنیا میں ہے ۔

حلیہ مبارک | **دفعہ (۳۱)** آپ جس طرح باطنی خوبیوں میں لاجواب تھے اسی طرح ظاہری محاسن میں بے نظیر ۔

آپ کا قد[۱] میانہ ۔ گندمی[۲] رنگ ۔ چہرہ[۳] بیضاوی ۔ بلند[۴] پیشانی ۔ آنکھیں[۵] بڑی سفیدی[۶] میں سرخی ملی ہوئے ۔ سر[۷] گول خوبصورت ۔ بال[۸] گھونگروالے ۔ آپ[۹] کی کاکل کبھی کان کے لو تک اور کبھی شانوں تک ۔ بھویں[۱۰] پتلی ملی ہوئی تھیں ۔ داڑھی[۱۱] خوب سیاہ بھری ہوئی تھی ۔ رخسار[۱۲] نرم ۔ ناک[۱۳] بلند اور روشن ۔ لب[۱۴] باریک ملایم ۔ دانت[۱۵] مضبوط چمکدار کسی قدر کشادہ تبسم کے وقت روشنی سی چمک جاتی تھی ۔ سینہ[۱۶] چوڑا کشادہ گردن[۱۷] صاف سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی ۔ بدن[۱۸] کی جلد صاف اور ملایم ۔ ہات[۱۹] ریشم کی طرح نرم ۔ جوڑ[۲۰] خوب مضبوط ۔

گفتگو | **دفعہ (۳۲)** آپ نہایت نرم آواز سے بات کرتے ۔ ہر بات ٹھیر ٹھیر کے ۔ اگر کوئی چاہتا تو حرف تک گن سکتا ۔ پاس بیٹھنے والے آپ سے جو بات سنتے وہ دل نشیں ہوجاتی ۔ آپ کے اقوال حدیث ہیں ۔

شرم و حیا | **دفعہ (۳۳)** شرم میں آپ ممتاز ۔ ہر وقت نیچی نظر کئے ہوئے کسی کے چہرہ پر نظر جما کر نہیں دیکھتے تھے آپ کو کسی نے زور سے ہنستے نہیں دیکھا

مسکرایا کرتے تھے۔

حسن خلق دفعہ (۳۴) جو کوئی آپ کو پکارتا لبیک فرماتے۔ کسی سے مصافحہ کرتے تو اس وقت تک ہاتھ نہ چھوڑتے کہ وہ اپنا ہاتھ نہ کھینچ لیتا جس سے ملتے سلام میں تقدیم فرماتے۔ ہر ایک سے شیریں کلامی سے بات کرتے۔ سب کے ساتھ تواضع سے پیش آتے جو لوگ آکر بیٹھ جاتے کبھی مخاطب ہو کر جاؤ نہ کہتے خواہ امیر ہو یا غریب۔ کسی کو ایسا لفظ نہ کہتے جو ناگوار ہو۔ جو شخص آتا اس کی عزت کرتے اس کے لئے اپنی چادر بچھا دیتے اپنا تکیہ اس کیلئے بڑھا دیتے۔ حتیٰ کہ کفار سے بھی نہایت اخلاق اور شفقت سے پیش آتے۔ اسی واسطے خدائے تعالیٰ اموال دنیا کو قلیل اور آپ کے اخلاق کو "لخلق عظیم" ارشاد فرمایا۔ ابوجہل نے عین نماز میں آپ پر اونٹ کے آنتیں ڈالدیں بعد فراغ نماز آپ خاموش ہوگئے بخلاف نوح علیہ السلام کے آپنے امت سے تنگ ہو کر بددعا کی۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا کل غرقاب اور تباہ ہوگئے طوفان نوح مشہور واقعہ ہے۔

بے نفسی دفعہ (۳۵) آپ مسکینوں اور لونڈی اور غلاموں کی دعوت قبول فرمالیتے مدینہ کی لونڈی آپ کا ہاتھ پکڑ کر بٹھا لیتی۔ حاجت مند بوڑھیا جہاں چاہتی بٹھا لیتی پرانے کپڑے آپ خود سی لیتے۔ غرض ہر کام اپنا آپ کر لیتے۔ اپنا اونٹ خود باندھتے اور خود چارہ ڈالا کرتے۔ سودا خود لا لیتے۔

منکسر مزاجی دفعہ (۳۶) آپ نہایت منکسر مزاج تھے جب قوم کے یہاں

تشریف لیجاتے تو مجلس کے اخیر میں تشریف رکھتے۔ ایک روز بازار میں تشریف لے گئے ایک کرتہ خریدا دوکاندار نے آپ کا ہاتھ چوما آپ نے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا کہ عجم والے اپنے بادشاہوں کے ہاتھ چومتے ہیں اور میں تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں۔ بنی عامر کے ایلچیوں نے کہا کہ آپ ہمارے سیّد ہیں آپ نے فرمایا کہ سیّد خدا ہے۔ ایک روز آپ بازار میں تشریف لے گئے سب لوگوں نے تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا کہ عجمیوں کی طرح مت کھڑے ہو اور میری حیثیت سے زیادہ تعریف نہ کرو کیونکہ میں خدا کا ایک بندہ ہوں مجھ کو عبداللہ رسول خدا کہا کرو۔ دوسرے پیغمبروں پر فضیلت نہ دیا کرو۔

عظمت دفعہ (۳۷) آپ کی عظمت اور شان اس آیت سے ظاہر ہوتی ہے

لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ؕ

دیگر اقوام کے لوگ آنحضرت صلعم کی تعریف میں متفق و رطب اللسان ہیں دفعہ (۳۸) یوں تو ہر مسلمان براہ عقیدت آپ کی تعریف کرتا ہے لیکن دیگر اقوام کے لوگ جو آپ کی سچی تعریف کی ہے وہ سنداً حسب ذیل ہے خصوصاً مورخ دانایان فرنگ نے کیونکہ حقانیت سب کے پاس یکساں ہے۔

۱۔ سر ولیم میور آف محمدؐ میں لکھتے ہیں کہ مذہب اسلام اس بات پر فخر کر سکتا ہے کہ اس میں پرہیزگاری کا ایک ایسا درجہ ہے جو کسی مذہب میں نہیں۔

۲۔ مسٹر کارلائل لکھتے ہیں کہ اسلام کا عرب میں آنے سے تاریکی روشنی سے

بدل ہوئی چھوٹی چیز بڑی ہوگئی۔

۳۔ مسٹر چمبر انسائیکلوپیڈیا۔ میں لکھا ہے کہ مذہب اسلام اخلاقی حصے میں نہایت اچھا ہے۔ مثلاً خیر اندیشی فیض رسانی۔ پاک دامنی حیا۔ بردباری صبر تحمل۔ کفایت شعاری سچائی۔ عالی ہمتی صلح پسندی صلہ رحمی۔ اسی طرح دوسرا رُخ ناانصافی۔ جھوٹ۔ غرور۔ انتقام۔ اشتہار۔ طمع۔ فضول خرچی۔ حرام کاری۔ بدگمانی کی سخت مذمت ہے۔

۴۔ مسٹر راڈویل نے لکھا ہے کہ محمدؐ کی زندگی توحید الٰہی کا مدعا اور اعلان کرنا تھا۔ قرآن مجید اصلی دلربا حیثیت سے یورپ نہ پہنچا۔ کسی زبان میں طاقت نہیں کہ اصلی شان کو ظاہر کر سکے۔

۵۔ مسٹر جان ڈیون پورٹ | کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں دو نہایت خوبیاں ہیں:۔

۱۔ ہیبت و رُعب سے بھرا ہوا۔

۲۔ فضول باتوں یا قصوں سے مُبرّا اب تک ترمیم کی ضرورت نہیں ہوئی۔

۶۔ سر جارج سیل لکھتے ہیں کہ دنیا میں اسلام کو وہ قبولیت حاصل ہوئی جس کی نظیر موجود نہیں۔

۷۔ کاڈفری ہیکنس نے اپنی تصنیف اپالوجی فار محمدؐ میں عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کر کے بتایا ہے کہ ان کے کل صحابہ بڑے ذی جاہ ہیں بہت اچھے

جب وہ خلیفہ افسر فوج ہوئے تو ان کے کئی کاموں سے ثابت ہوتا ہے کہ ان میں اعلیٰ درجہ کی لیاقتیں تھیں۔

۸۔ گبن نے کہا ہے کہ پہلے چار خلیفہ اطوار یکساں طور پر ضرب المثل تھے۔ اپنی ثروت اور عمر ادائے فرایض مذہبی اخلاقی میں صرف کیں۔ نصف صدی سے کم میں مذہب اسلام تمام دنیا میں پھیل گیا۔ اور عالی شان سرسبز سلطنتوں پر غالب آگیا۔ جس کی نظیر دین عیسوی میں نہیں۔

۹۔ ان سائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے فاضل مؤلف نے لکھا ہے ۱۱ سنہ ہجری میں آپ نے وفات پائی ان کے بعد صحابہ کرام نے شیرازۂ نظم و نسق بگڑنے نہ دیا توکل خدا پرستی قایم رہی۔ (۲۹) سال (۹) ماہ کے عرصہ میں چھوٹا سا ملک وسیع وبڑا ہو گیا۔ اور ایک زبر سلطنت پر مسلمان حکمران ہو گئے۔

زمانہ حکمرانی اسلامی دفعہ (۳۹) آپ کو معلوم ہوگا کہ آنحضرت کی عمر مبارک (۴۰) سال پوری ہونے کے بعد نزول وحیوں کا سلسلہ شروع ہوا اور تبلیغ احکام الٰہی کی آپ فرمانے لگے اس حساب سے حسب تفصیل ذیل اسلامی حکمرانی کا زمانہ قرار پاتا ہے:-

(۱) زمانہ حکمرانی آنحضرت (۲۲) سال
(۲) " " حضرت ابوبکر صدیق رض (۲) سال تین ماہ
(۳) " " حضرت عمر رض (۱۰) سال (۶) ماہ
(۴) زمانہ حکمرانی حضرت عثمان رض (۱۲) سال
(۵) " " حضرت علی کرم اللہ وجہہ (۵) سال

میزان (۵۱) سال (۹) ماہ

اس تھوڑے سے زمانہ میں ایسی شاندار بے غرضی اور اعلائے کلمۃ اللہ کی حکومت تھی جو شرق سے غرب تک غالب آگئی جن کے دانایان فرنگ بھی معترف ہیں۔

جنگ | **دفعہ (۴۰)** آنحضرت کے زمانہ میں حسب تفصیل ذیل جنگ واقع ہوئے ہیں:۔

۱۔ جنگ بدر	۲سنہ ہجری میں	۴۔ جنگ خیبر	۸سنہ ہجری میں
۲۔ جنگ اُحد	۳سنہ ہجری میں	۵۔ جنگ مکہ	۸سنہ ہجری میں
۳۔ جنگ خندق	۵سنہ ہجری میں	۶۔ جنگ حنین	۸سنہ ہجری میں

تفصیل جبال | **دفعہ (۴۱)** ملک عرب میں حسب تفصیل ذیل جبال واقع ہیں:۔

۱۔ جبل اُحد وہ مقام ہے جہاں ابوسفیان سے لڑائی ہوئی تھی اور سرکار کا دندان مبارک شہید ہوا تھا۔ یہ مقام مدینہ سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے

۲۔ جبل ثور۔ وہ پہاڑ ہے کہ بوقت ہجرت جہاں سرکار پوشیدہ رہے اس کو غار حرا کہتے ہیں۔ اس کا راستہ محلہ مسفلہ سے جاتا ہے۔

۳۔ جبل عرفات۔ وہ مقام ہے جہاں تمام حجاج جمع ہو کے خیموں میں رہتے ہیں

حدود ملک عرب | **دفعہ (۴۲)** حدود ملک عرب کے حسب تفصیل ذیل ہیں:۔

شرق	**غرب**
بحر عرب و خلیج فارس و عراق	بحر احمر و یمن وجدہ وغیرہ
جنوب	**شمال**
خلیج عدن و مکلہ اور وادی حضرموت	صحرائے شام و بیت المقدس و بحر سرداد اردیہ عقبہ

حقیقی تعریف دفعہ (۴۳) ہر ایک نے اپنے خیال اور حسبِ معلومات آنحضرت کی تعریف کی ہیں مگر یہ مدح سب سے بالاتر ہے۔

رباعی

یا صاحب الجمال و یا سید البشر — من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تبلیغ اسلام دفعہ (۴۴) حدیث کی کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ تبلیغ اسلام کے ساتھ ہی ضعیفوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور بچوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ اور عورتوں میں حضرت خدیجہؓ اور غلاموں میں حضرت زیدؓ مشرف با سلام ہوئے اور یہی سلسلہ جاری رہا۔

آپ کی علالت و آخری خطبہ دفعہ (۴۵) ماہ صفر ۱۱ھ ہجری میں آپ ام المومنین زینب بنت جحش کے مکان میں بیمار ہوئے دوسرے ازواج مطہرات کے رضامندی کے ساتھ حضرت عایشہؓ کے مکان میں مقیم رہے جب تک آپ کی قوت نے یاری دی نماز جماعت کے ساتھ ادا فرماتے رہے۔ اور سب سے معافی چاہی جب آپ میں طاقت نہ رہی تو نماز جماعت پڑھانے کے لئے حضرت ابوبکرؓ کو امامت کا حکم دیا۔

پُرملال وفات دفعہ (۴۶) ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ ہجری روز دوشنبہ وقت دوپہر آپ نے کچھ دن ڈھلے ہی اور بعمر (۶۳) سالہ روح مبارک خلد بریں کو پرواز کرگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

تجہیز و تکفین دفعہ (۴۷) حضرت علی و حضرت عباس اور ان کے صاحبزادے فضیل و قثم اور اسامہ ابن زید نے آپ کو غسل دیا اور تین کپڑوں کا کفن دیا گیا۔ پہلے مہاجرین نے

پھر انصار نے۔ پھر عورتوں نے پھر چھوٹے بچوں نے پھر غلاموں نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ اور چہار شنبہ کے رات کو وہ نور مبارک سپرد خاک کیا گیا۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد   روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

دُعاء

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مَوْتَنَا فِیْ بَلَدِ حَبِیْبِكَ
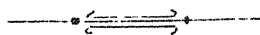
محاسن عثمانیہ

تشکر عثمانیہ دفعہ (۴۸) ہم اپنے بادشاہ ذیجاہ نواب میر عثمان علی خان خلد اللہ ملکہ کے شکرگزار ہیں جنہوں نے گھر گھر پانی پینے کے لئے نلیں بچھوا دیں۔ اور مدارس کھول کر چھوٹے سے بڑے تک تعلیم کا شاندار دروازہ کھول دیا۔ اور بعد کامیابی ماموری کا حکم دیا جاتا ہے۔ گویا کھانے پینے کا بار رعایا کا ان ہی کے سر ہے۔

تاریخ ولادت دفعہ (۴۹) آپ کی تاریخ ولادت سلخ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ ہجری کے شب میں ہوئی ۵ شعبان ۱۳۰۳ھ کو آپ کا نام نامی میر عثمان علی خان رکھا گیا۔ اور ۲۷ ذی قعدہ ۱۳۰۸ھ کو بسم اللہ خوانی ہوئی۔ ۷ رمضان ۱۳۲۹ھ کو آپ سریر آرائے سلطنت ہوئے

تعلیم دفعہ (۵۰) پھر تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔

تقرر اساتذہ دفعہ (۵۱) مولوی انوار اللہ خان صاحب فضیلت جنگ مرحوم و مولوی سید علی صاحب شوستری سناد الملک نواب عماد الملک مرحوم۔ عربی فارسی کے لئے علی الترتیب مقرر کئے گئے۔ اور ۶ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ کو مسٹر بی اجرٹن انگریزی تعلیم کیلئے مامور کئے گئے

تقررات بلا تعصب دفعہ (۵۲) مسلمان، ہندو، انگریز، پارسی بلا تعصب سب بڑے بڑے عہدوں پر مامور ہیں۔

علمی مذاق دفعہ (۵۳) عثمانیہ یونیورسٹی آپ ہی کے مسعود زمانہ میں قایم ہوئی ہے پہلے

اس کا صرفہ چھ لاک روپیہ کا اندازہ تھا۔ پھر چوبیس لاکھ روپے ہوا اب بفضلہ تریسٹھ لاک روپیہ کا ہے۔ صدہا تعلیم۔ مولوی فاضل، منشی فاضل، مولوی کامل، بی اے، ایم اے، ایل ایل بی کی تعلیم سے فیضیاب ہوئے۔ صدہا روپیہ وظیفہ تعلیمی دیا جاتا ہے۔ بہت سے بچے اور بیوائیں پنشن پاتی ہیں مدارس ممالک غیر کو ہزارہا روپیہ کا چندہ امدادی دیا جاتا ہے۔ حجاج کو کرایہ جہاز کا ملتا ہے۔ حرمین شریفین میں متعدد رباط ہائے آصفیہ زائرین آرام پاتے ہیں۔ وہاں مدرسہ فخریہ آپ کے داد و دہش کا یادگار ہے جو سقفہ جالی مبارک کے سامنے ہے وہ روزانہ آپ کے لئے دعا کرتا ہے۔

تعمیرات **دفعہ (۵۴)** تعمیرات میں آپ شاہ جہاں وقت ہیں مندرجہ ذیل عمارتیں آپ ہی کے حکم سے بنی ہیں

(۱) کنگ کوٹھی مبارک (۲) عدن باغ (۳) ہائی کورٹ جس کی لاگت (۲۰ لاکھ) ہے تاریخ تعمیر (عثمانیہ عدالت العالیہ) (۴) سٹی کالج جسکی لاگت ۱۲ لاکھ ہے تاریخ این خانہ معرب دا آباد (۱۳۲۰ھ) (۵) شفاخانہ عثمانیہ جس کی لاگت (۲۰ لاکھ ۱۳۲۸ھ) (۶) دواخانہ عثمانیہ یونانی روبرو مکہ مسجد تاریخ ھی بیت الحکمۃ والشفاء (۱۳۴۵ھ)۔ (۷) مسجد باغ عامہ (۸) عثمان ساگر۔ (۹) حمایت ساگر۔ (۱۰) نظام ساگر۔ (۱۱) حظیرۂ صالحین (۱۲) بازار پتھر گٹی۔ (۱۳) مزار ہائے سلاطین دکن واقع مکہ مسجد۔ (۱۴) مزار ہائے صاحبزادگان و صاحبزادیان واقع درگاہ برہنہ شاہ صاحب۔ (۱۵) متعدد سمنٹ کی سڑکیں۔ (۱۶) اوڈیس ہال باغ عامہ۔ (۱۷) والپسی بقیہ رزیڈنسی

سلسلۂ خاندانی ترک **دفعہ (۵۵)** بفضلہ تعالیٰ حضرت ولی عہد اور ان کے محترم بھائی کا بیاہ خاندان خلافت ترک سے بھی دانشمندانہ راہ سے ملا دیا ہے۔ جو فکر صحیح کا نتیجہ ہے۔

حالات سلاطین دکن

آصفجاہ | **دفعہ (۵۶)** قمرالدین خان آصف جاہ کی عمر (۸۰) سال مدت ریاست (۲۹) سال - ۳ جمادی الثانی سنہ ۱۱۶۱ھ کو وفات ہوا خلد آباد میں پائین حضرت برہان الدین اولیاء مدفون - لقب مغفرت مآب -

نظام علی خان | **دفعہ (۵۷)** میر نظام علی خان آصف جاہ غفران مآب سنہ ۱۱۷۵ھ میں تخت نشین ہوئے - ۸ ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۸ھ میں وفات پائے - صاحبزادگان حسب ذیل ہوئے عالی جاہ - سکندر جاہ - فریدوں جاہ - جہاندار جاہ - جمشید جاہ - اکبر جاہ - سلیمان جاہ - کیوان جاہ - مدفن مکہ مسجد -

سکندر جاہ | **دفعہ (۵۸)** میر اکبر علی خان سکندر جاہ لقب مغفرت منزل - تاریخ وفات ۱۷ ذی قعدہ سنہ ۱۲۴۴ھ عمر (۶۲) سال - مدت حکمرانی (۲۶) سال صاحبزادگان - ناصرالدولہ - صمصام الدولہ - مبارزالدولہ - میر بادشاہ منصورالدولہ منور - ذوالفقارالدولہ - محمود علی خان - قمرالدولہ - مظفرالدولہ -

یہ بادشاہ نہایت قوت دار - اور ذی علم ہوئے - مدفن مکہ مسجد -

ناصرالدولہ | **دفعہ (۵۹)** میر فرخندہ علی خان - ناصرالدولہ غفران منزل تخت نشین ۱۹ ذی قعدہ سنہ ۱۲۴۴ھ تاریخ وفات ۲۰ رمضان سنہ ۱۲۷۳ھ عمر (۶۶) سال حکمرانی (۲۸) سال - صاحبزادگان - فضل الدولہ - روشن الدولہ -

افضل الدولہ دفعہ (۶۰) تہنیت علی خان افضل الدولہ مغفرت مکان ۲۴ رمضان سنہ ۱۲۷۳ھ کو تخت نشین ہوئے۔ ۱۴ ذی قعدہ سنہ ۱۲۸۵ھ وفات پائے۔ عمر (۴۲) سال حکمرانی (۱۲) سال۔ مدفن مکہ مسجد۔ یہ بادشاہ فقراء نواز اور رحم دل ہوئے ہیں۔

مادۂ تاریخ "افضل الدولہ راح الجنتہ" حضرت میر محبوب علی خان صاحبزادہ
بڑی صاحبزادی حسین النساء بیگم صاحبہ خورشید جاہ مرحوم سے۔ دوسری صاحبزادی
پرورش النساء بیگم صاحبہ آسماں جاہ مرحوم سے تیسری صاحبزادی سراج النساء بیگم صاحبزادی
آصف یار الدولہ وزیر علی بادشاہ سے منسوب تھیں۔

میر محبوب علی خان دفعہ (۶۱) نواب میر محبوب علی خان کی تاریخ ولادت ۶ رجب سنہ ۱۲۸۳ھ مادۂ تاریخ چراغ دکھن (۱۲۸۳ ہجری) تاریخ وفات ۴ رمضان سنہ ۱۳۲۹ ہجری عمر (۴۶) سال مدت حکمرانی (۴۳) سال لقب غفران مکاں۔

چمنستان آصفیہ واقع قریب درگاہ برہنہ شاہ صاحب

شاہزادگان متوفی حضرت بندگانعالی مدظلہ العالی

(۱) میر نصرت علی خان	یکم جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ
(۲) میر جعفر علی خاں	۲۴ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۱ھ
(۳) میر حیدر علی خان	۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۱ھ
(۴) میر تراب علی خان	۲۸ شوال سنہ ۱۳۳۲ ہجری

(۵) میر مظہر علی خاں	۷ شعبان ۱۳۳۲ھ
(۶) میر شوکت علی خاں	۲۱ شعبان ۱۳۳۳ھ
(۷) میر جواد علی خاں	۲۲ رجب ۱۳۳۳ھ
(۸) میر احمد علی خاں	۲ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ
(۹) میر مفخم علی خاں	یکم جمادی الاول ۱۳۳۳ھ
(۱۰) میر امیر علی خاں	۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ
(۱۱) میر فراست علی خاں	یکم ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ
(۱۲) میر امجد علی خاں	۲۷ شعبان ۱۳۳۷ھ ہجری
(۱۳) میر افتخار علی خاں	۱۳ جمادی الثانی ۱۳۳۸ھ
(۱۴) میر رضا علی خاں	۱۷ محرم ۱۳۴۰ھ

اسمائے شہزادیاں متوفی بارگاہ قدس

(۱) معین النساء بیگم	۲ محرم ۱۳۳۲ھ
(۲) کمال النساء بیگم	۶ صفر ۱۳۳۲ھ
(۳) تیاز النساء بیگم	۲۴ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ
(۴) نجم النساء بیگم	۲۹ ذی قعدہ ۱۳۳۳ھ
(۵) تہنیت النساء بیگم	۲۱ صفر ۱۳۳۳ھ

(۶) رحیم النساء بیگم — ۲۱؍ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ

(۷) حمید النساء بیگم — ۲۹؍ رجب ۱۳۳۳ھ

(۸) وزیر النساء بیگم — ۲؍ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ

(۹) نیر النساء بیگم — ۶؍ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ

(۱۰) مبارک النساء بیگم — ۲۴؍ رمضان ۱۳۳۴ھ

(۱۱) اختر النساء بیگم — ۲۹؍ شوال ۱۳۳۴ھ

(۱۲) نور النساء بیگم — ۲۶؍ ذی الحجہ ۱۳۳۴ھ

(۱۳) فیاض النساء بیگم — ۲۲؍ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ

(۱۴) فرحت النساء بیگم — ۲؍ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ

(۱۵) یاور النساء بیگم — ۱۳؍ محرم ۱۳۳۶ھ

(۱۶) لیاقت النساء بیگم — ۹؍ محرم ۱۳۳۶ھ

(۱۷) بدر النساء بیگم — ۶؍ شعبان ۱۳۳۶ھ

(۱۸) مسعود النساء بیگم — یکم رجب ۱۳۳۶ھ

(۱) صاحبزادگان متوفی ۱۴ — (۳) صاحبزادگان و صاحبزادیاں بے نام ۵

(۲) صاحبزادیاں 〃 ۱۸ — (۴) صاحبزادگان وغیرہ در مکہ مسجد ۳

میزان ۴۰

اللّٰھُمَّ اغفِرھُم وَارحَمھُم

رحم و کرم شاہان صرفخاص

دفعہ ملازمین صرفِ خاص کو شاہان سلف و حال خسرو دکن خلد اللہ ملکہ و حکام صرف خاص کا شکریہ ادا کرنا چاہئیے کہ علاقہ صرفخاص میں سررشتہ کے جائدادوں میں باوجود مشروط ہونے کے وراثت جاری کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ مشروط میں ہفت گانہ رشتہ دار۔ بیٹا¹۔ پوتا²۔ باپ³۔ بھائی⁴۔ بھتیجا⁵۔ بھانجا⁶۔ نواسہ⁷۔ یہ رشتے قریب کے کہلاتے ہیں۔ اگر ان میں کوئی نہ ہو تو بعید رشتہ داروں کو بمقابلہ اجنبی اشخاص کے ترجیح دیجاتی ہے۔ چچیرا¹۔ ممیرا²۔ پھوپھیرا³۔ خلیرا⁴۔ بشرط اہل قابل ملازمت ہو۔ یہ سب رشتے بالترتیب داخل اجرا ہیں۔ ملاحظہ ہو مراسلہ معتمدی صرف خاص نمبر ۱۳۴۱ مورخہ ۱۶ امرداد سنہ ۱۳۲۳ ف مشمولہ مثل معتمدی نمبر ۱۱۸/۱ سنہ ۱۳۲۳ ف صیغہ کلیات مزید مرحمت یہ بھی حکم ہوا ہے۔ اگر اجرا شوندہ کم سن ہو تو تا حد بلوغ پیش کردہ اصل اسم بطور خدمت عیوض لیا جائے۔ ملاحظہ ہو حکم معزز کمیٹی صرف خاص مبارک (۹۱) مورخہ ۲ اسفندارمذ سنہ ۱۳۴۲ ف متعلقہ محکمہ عالیہ معتمدی مراسلہ نشان نمبر ۱۱۹ مورخہ ۹ اسفندارمذ سنہ ۱۳۴۲ ف مشمولہ مثل محکمہ معتمدی نمبر ۱۱۷/۱۴۴ سنہ ۴۱ ف صیغہ فوج و مثل انتظامی محکمہ نظامت جمعیت صرفخاص نمبر ۱۷۶ سنہ ۱۳۳۷ ف بروئے مراسلہ محکمہ صدر المہام نمبر ۷۲ مورخہ ۷ آذر سنہ ۱۳۳۵ ف مشمولہ مثل ۷۳/۳۳ سنہ ۱۳۳۴ ف اور تنخواہ کا یہ عمل ہوتا ہے کہ سرا سری کے جائدادوں میں اصل اسم کم سن کو ایک ثلث اور شخص خدمت عیوض کار گزار کو دو ثلث۔ اور زاید تنخواہ کے لئے باختیار حاکم متعلقہ اور جائدادہائے غیر مشروط میں رشتہ ہائے ہفتگانہ مستحق اجرا قرار دئیے گئے ہیں بجز بھانجا اور نواسہ کے

ملاحظہ ہو گشتی محکمہ معتمدی (۶) مورخہ ۱۲ ستمبر سنہ ۱۳۳۹ف اس کے ساتھ منسلک ہے

رعایت بوجہ معذوری | **دفعہ** جو ملازمین قدیم بوجہ معذوری ناقابل ملازمت ہو گئے ہیں تو فی صدی (۵) کے حساب سے بہ حد اختیار محکمہ نظامت اختیار دیا گیا ہے زاید کے لئے محکمہ معتمدی کے حکم کی ضرورت ہے۔ اور اب حالیہ حکم کے رو سے (عہ) ماہوار یاب سے زیادہ کے لئے محکمہ معتمدی سے منظوری لی جاتی ہے اور یہ رعایت تا بہ حیات کی جاتی ہے۔ غرض کہ کوئی درجہ رعایت کا باقی نہیں رکھا گیا

تقررات بلا تعصّب | **دفعہ** علاقہ صرفخاص میں بے تعصبی کا اطلاق اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باوجود مسلم بادشاہ ہونے اور سلطنت اسلامی اور ذاتی اسٹیٹ ہونے کے (۳۲) سررشتہ داروں میں صرف ایک مسلم محمد مراد سررشتہ دار مامور ہیں۔

عام رعایت دُرفشاں | **دفعہ** عام پرورش رعایا میں یہ امر مرعی رکھا گیا ہے کہ علاقہ دیوانی کے وظیفہ یاب کارکردہ علاقہ ہذا میں کم ماہواروں پر منتقل ہوتے ہیں اور اپنے وسعت معلومات کے فوائد سے علاقہ ہذا کو مدد دیتے ہیں اور یہ بھی حکم ہو گیا ہے کہ ملازم دیوانی علاقہ ہذا میں یا اس کے برعکس دیوانی میں منتقل ہو تو اس کو سروس ملے گی۔

ملازموں کے لئے علاقہ صرف خاص دُرفشاں رحمت کا ظہور ہے جس طرح کاشت کے لئے باران رحمت۔

تمام اہل زمین کو ذی رحم بادشاہ وقت اور نیک نفس حکام معزز کمیٹی و جناب صدر المہام بہادر و جناب معتمد صاحب بہادر بالقابہم اور دیگر حکام عالی مقام کے شکر گزار رہنا چاہیئے۔ جن کے وجود مسعود سے باب الرزق علاقہ ہذا میں کھلا ہوا ہے۔

رعایت ملازمت دوجائی دفعہ مولود خوان اور حفاظ کی بوجہ کمی تنخواہ غیر وقت محکمہ بشرط عدم ہرج کار ملازمت دو جائے جائز رکھی گئی ہے ملاحظہ ہو مراسلات محکمہ معتمدی ۴۷۹ مورخہ ۷ ہر خورداد ۱۳۲۶ف مشمولہ مثل معتمدی ۴۶/۳۴ ۱۳۲۶ف صیغہ فوج ۱۴۲۵ مورخہ ۱۵ ہر تیر ۱۳۲۴ف مشمولہ مثل ۵۴/۳۴ ۱۳۱۴ف صیغہ فوج۔

دعا ہم دعا کرتے ہیں کہ پروردگار عالم ہمارے ظل اللہ کا سایہ عاطفت صاحبزادگان بلند اقبال اور صاحبزادیاں نونہال اور نبیرہ نومولود نواب میر برکت علیخاں مکرم جاہ بہادر مجیدی و نیز رعایائے ملک دکن کے سروں پر آب و تاب کے ساتھ دواماً باقی رکھے۔

آمین - آمین - آمین

المدون موروثی نمک خوار دولت آصفیہ محمد فتح اللہ صدیقی منتظم محکمہ نظامت جمعیت صرفخاص مبارک ابن مولوی محمد فضل اللہ صاحب مرحوم اول میر مجلس مجلس عالیہ عدالت

بجشنِ مسرتِ نو مولود

جناب نواب میر برکت علیخاں مکرم جاہ بہادر مجیدی دام اقبالہ و عمرہا

کتاب محاسنِ عثمانیہ لکھی گئی ہے

جس میں سنہ ولادت مسعود حسب ذیل نکلتی ہیں:-

۱- خیر البشر سنہ ۱۳۴۳ ف

۲- شہزادۂ گلعذار سنہ ۱۳۴۳ ف

۳- خورشید پیکر سنہ ۱۳۵۲ ھ

۴- غنچۂ خسروی سنہ ۱۹۳۳ ء